Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.2 (April-June-2026)
Acceptance Date07-05-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ کے اصولِ روایت میں منہجی اختلافات: ایک تقابلی و تحقیقی مطالعہ

Methodological Differences in the Principles of Hadith Transmission between Ahl al-Sunnah wa al-Jama'ah and the Imami Twelver Shi'ah: A Comparative and Analytical Study

Asghar Hussain

Ph.D Scholar,Department of islamiat,Federal Urdu University karachi
ah5458059@gmail.com

Dr.Muhammad Mehrban Barvi

Assistant Professor, Department of islamiat,Federal Urdu University karachi
m.mehrbanbarvi@fuuast.edu.pk

Abstract

Hadith constitutes one of the fundamental sources of Islamic law and religious thought. Muslim scholarly traditions developed systematic methodologies for its transmission, preservation, authentication, and critical evaluation. Ahl al-Sunnah wa al-Jama'ah and the Imami Twelver Shi'ah both acknowledge the authority of Hadith, the necessity of transmission, the importance of isnad, and the investigation of narrators. Nevertheless, significant methodological differences appear in several core areas of Hadith transmission, including the authority of transmission, the criterion of narrator integrity, the probative value of solitary reports, the formation of Hadith corpora, the principles of al-jarh wa al-ta'dil, and the role of corroborative indicators in accepting reports. In the Sunni tradition, the Companions are regarded as the primary transmitters of Prophetic Hadith, whereas in the Imami Twelver tradition, the Imams of Ahl al-Bayt hold a central position in the transmission and interpretation of the Prophetic Sunnah. This article presents a comparative and analytical study of these methodological distinctions. It does not aim to refute or prefer one tradition over the other; rather, it seeks to clarify the scholarly foundations, historical background, and methodological structures of both traditions in the field of Hadith transmission.

Keywords: Hadith, Principles of Transmission, Ahl al-Sunnah wa Jama'ah, Imami Twelver Shi'ah, Khabar al-Wahid, Narrator Integrity, Jarh wa Ta'dil, Ilm al-Rijal, Wuthūq al-Sudūr, Comparative Study.

CC BY

تعارف موضوع

اسلامی علوم میں حدیثِ نبوی ﷺ کو نہایت مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرآنِ کریم کے بعد سنتِ نبوی ﷺ وہ بنیادی سرچشمہ ہے جس سے شریعت کے عملی احکام، اخلاقی تعلیمات، اعتقادی توضیحات اور اجتماعی زندگی کے اصول اخذ کیے جاتے ہیں۔ اسی بنا پر مسلمان اہلِ علم نے حدیث کی روایت، حفاظت، جانچ، قبولیت اور نقد کے لیے نہایت دقیق اصول وضع کیے۔ ان اصولوں کے ذریعے یہ دیکھا جاتا ہے کہ روایت کس ذریعے سے منتقل ہوئی، راوی کس درجے کا ہے، سند متصل ہے یا منقطع، متن قابلِ قبول ہے یا نہیں، اور روایت شرعی استدلال کے قابل ہے یا نہیں۔

اہلِ سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ اسلامی تاریخ کے دو اہم علمی مکاتب ہیں۔ دونوں نے حدیثی علوم کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں، مستقل حدیثی ذخائر مرتب کیے، رجال اور درایت کے اصول بنائے، اور دینی احکام کے استنباط کے لیے منظم علمی طریقے اختیار کیے۔ تاہم اصولِ روایت کے باب میں دونوں کے بنیادی مراجع، قبولِ روایت کے معیارات اور سندی تنقید کے بعض اصول ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ یہی فرق بعد میں حدیثی مجموعات، علمِ رجال، جرح و تعدیل، خبرِ واحد اور فقہی استنباط کے نتائج پر اثر انداز ہوا۔

یہ اختلافات صرف جزوی یا فروعی نوعیت کے نہیں، بلکہ ان کا تعلق روایت کے بنیادی ڈھانچے سے ہے۔ مثلاً اہلِ سنت والجماعت کے ہاں صحابہ کرامؓ کی روایت کو حدیثی روایت کا ابتدائی اور معتبر ترین واسطہ سمجھا جاتا ہے، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ اسی طرح اہلِ سنت والجماعت صحابہ کرامؓ کی عمومی عدالت کو مسلم مانتے ہیں، جبکہ امامیہ علماء راوی کی انفرادی وثاقت اور قرائن کو قبولِ روایت میں بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔

اس تحقیقی مضمون میں انہی بنیادی امور کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ دونوں مکاتب کے درمیان اصولِ روایت میں اختلاف کی نوعیت کیا ہے، اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں، اور یہ اختلافات حدیثی ذخیرے، رجال نگاری اور فقہی استنباط پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

امامیہ اثنا عشریہ: مختصر تعارف

امامیہ اثنا عشریہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم کلامی، فقہی اور حدیثی مکتبِ فکر ہے، جس کی علمی شناخت کا بنیادی محور امامت کا عقیدہ اور ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دینی مرجعیت ہے۔ "امامیہ" سے مراد وہ مکتب ہے جو امامت کو دین کے بنیادی

اصولوں میں شمار کرتا ہے، جبکہ "اثنا عشریہ" کی نسبت بارہ ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف ہے۔ اس مکتب کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد دینی رہنمائی، شریعت کی توضیح، سنتِ نبوی ﷺ کی تشریح اور احکامِ دین کے بیان میں ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ یہی تصور امامیہ اثنا عشریہ کے حدیثی منہج، فقہی استنباط، اصولِ روایت اور علمِ رجال پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

امامیہ اثنا عشریہ کے علمی نظام میں قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ بنیادی مصادر ہیں، تاہم سنت کے فہم اور دینی احکام کی توضیح میں ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و روایات کو خصوصی حیثیت دی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے امامیہ حدیثی ذخیرے کی تشکیل میں ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول روایات کو نمایاں مقام حاصل ہوا۔ الکافی، من لایحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور الاستبصار امامیہ حدیثی روایت کی بنیادی کتب شمار کی جاتی ہیں، جن میں عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات، فقہ اور دینی معارف سے متعلق روایات مرتب کی گئی ہیں۔

امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں روایت کی قبولیت میں صرف ظاہری نقل کافی نہیں سمجھی جاتی، بلکہ راوی کی وثاقت، روایت کے قرائن، اطمینانِ صدور، عملِ اصحاب اور موافقتِ قرآن جیسے امور کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ اسی بنا پر اس مکتب میں علمِ رجال اور اصولِ درایت کو خاص مقام حاصل ہوا۔ رجال النجاشی، رجال الطوسی، الفہرست، خلاصۃ الأقوال اور معجم رجال الحدیث جیسی کتب اسی علمی روایت کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان کتب میں رواۃ کے حالات، ان کی وثاقت، علمی مقام، اعتقادی وابستگی اور ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ان کے تعلق کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اس مختصر تعارف سے واضح ہوتا ہے کہ امامیہ اثنا عشریہ کا حدیثی منہج محض روایت کے نقل ہونے پر قائم نہیں، بلکہ اس میں دینی مرجعیت، ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توضیحی حیثیت، راوی کی تحقیق اور روایت کے صدور پر اطمینان جیسے عناصر بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ کے اصولِ روایت کا تقابلی مطالعہ کرتے وقت امامیہ مکتب کے اس پس منظر کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

اصولِ روایت کی توضیح

حدیثی علوم میں "اصولِ روایت" سے مراد وہ علمی قواعد و ضوابط ہیں جن کے ذریعے حدیث کے نقل ہونے، سند کے اتصال، راوی کی حیثیت، روایت کی قبولیت یا عدمِ قبولیت، اور حدیثی ذخیرے کی صحت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ روایت کا تعلق بنیادی طور پر اس امر سے ہے کہ کوئی حدیث کس واسطے سے پہنچی، اسے کن راویوں نے نقل کیا، ان راویوں کا باہمی اتصال ثابت ہے یا نہیں، راوی عادل و ضابط ہیں یا نہیں، اور روایت شذوذ یا علت سے محفوظ ہے یا نہیں۔ اس اعتبار سے اصولِ روایت حدیث کے ثبوت

Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.2 (April-June-2026)
Acceptance Date07-05-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

اور نقل کی علمی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

اصولِ روایت میں سند کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ سند ہی کے ذریعے روایت کا سلسلۂ نقل معلوم ہوتا ہے۔ اگر سند متصل ہو، راوی ثقہ ہوں، نقل معتبر ہو اور روایت کے خلاف کوئی قوی علت موجود نہ ہو تو روایت قبولیت کے درجے تک پہنچتی ہے۔ اسی لیے محدثین نے اتصالِ سند، عدالتِ راوی، ضبط، سماع، ملاقات، ارسال، انقطاع، تدلیس، شذوذ اور علت جیسے مباحث پر تفصیلی گفتگو کی۔ ان مباحث کا مقصد یہ تھا کہ صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع روایات کے درمیان علمی امتیاز قائم کیا جا سکے۔

اصولِ روایت کا ایک اہم شعبہ علمِ رجال اور جرح و تعدیل ہے۔ علمِ رجال میں راویوں کے حالات، ان کے اساتذہ و تلامذہ، علمی مقام، صدق و دیانت، حافظہ، ضبط اور روایت کی اہلیت کا جائزہ لیا جاتا ہے، جبکہ جرح و تعدیل کے ذریعے یہ متعین کیا جاتا ہے کہ کوئی راوی قابلِ اعتماد ہے یا نہیں۔ اسی بنیاد پر روایت کی قبولیت یا رد کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ راوی کی تحقیق حدیثی روایت کے اعتبار کے لیے ناگزیر ہے، اگرچہ اس تحقیق کے معیار اور اطلاق میں دونوں کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔

اصولِ روایت میں خبرِ واحد، متواتر، مشہور، عزیز، غریب، صحیح، حسن، ضعیف، مرسل، منقطع اور معلل جیسی اصطلاحات بھی اہم ہیں۔ ان اصطلاحات کے ذریعے روایت کی نوعیت، قوت، ضعف اور حجیت کو سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح قبولِ روایت میں متابعات، شواہد، تعددِ طرق، شہرتِ روایت، عملِ اہلِ علم، وثوقِ صدور اور دیگر قرائن بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایک روایت اپنی اصل سند کے اعتبار سے کمزور ہوتی ہے، لیکن متعدد طرق، شواہد یا دیگر مؤید قرائن کی بنا پر اسے تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

اس پس منظر میں اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ کے اصولِ روایت کا تقابلی مطالعہ نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ دونوں مکاتب حدیث کی حجیت، سند کی اہمیت اور راوی کی تحقیق کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن مرجعیتِ روایت، عدالتِ رواۃ، خبرِ واحد کی شرائط، جرح و تعدیل کے اطلاق، حدیثی ذخائر کی تشکیل اور قبولِ روایت میں قرائن کے کردار کے حوالے سے ان کے مناہج میں امتیاز پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آئندہ مباحث میں انہی بنیادی اصولوں کو تقابلی انداز میں واضح کیا جائے گا، تاکہ دونوں مکاتب کے حدیثی مناہج کی علمی نوعیت بہتر طور پر سامنے آ سکے۔

۱۔ مرجعیتِ روایت کا تصور

اصولِ روایت میں سب سے بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ حدیثی روایت کا مرکزی واسطہ کس کو سمجھا جائے اور دینی نقل کی اصل بنیاد کن طبقات پر قائم ہو۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ سنتِ

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

نبوی ﷺ کے اولین حامل، براہِ راست شاہد اور معتبر ناقل ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے دین سیکھا، آپ ﷺ کے اقوال و افعال کا مشاہدہ کیا، عملی زندگی میں سنت کو محفوظ کیا اور پھر اسے امت تک منتقل کیا۔ اسی لیے اہل سنت والجماعت کے حدیثی منہج میں صحابہ کرامؓ کو روایتِ حدیث کا بنیادی طبقہ قرار دیا جاتا ہے۔

امام شافعیؒ صحابہ کرامؓ کے علمی مقام کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

وهم فوقنا في كل علم واجتهاد، وورع وعقل، وأمرٍ استدرك به علم واستنبط به، وآراؤهم لنا أحمد وأولى بنا من آرائنا عندنا لأنفسنا.[1]

ترجمہ: وہ ہر علم، اجتہاد، ورع، عقل اور علمی استنباط کے ہر پہلو میں ہم سے بلند مقام رکھتے ہیں، اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہماری اپنی آراء سے زیادہ پسندیدہ اور زیادہ لائقِ اتباع ہیں۔

خطیب بغدادیؒ نے بھی صحابہ کرامؓ کی عدالت اور ان کی روایات کی اصولی حیثیت کو واضح کیا ہے۔ چنانچہ آپ رقمطراز ہیں:

كل حديث اتصل إسناده بين من رواه وبين النبي صلى الله عليه وسلم لم يلزم العمل به إلا بعد ثبوت عدالة رجاله، ويجب النظر في أحوالهم، سوى الصحابي الذي رفعه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.[2]

ترجمہ: ہر وہ حدیث جس کی سند راوی سے رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو، اس پر عمل اس وقت تک لازم نہیں ہوتا جب تک اس کے رجال کی عدالت ثابت نہ ہو جائے، اور ان کے حالات کو دیکھنا ضروری ہے، سوائے اس صحابی کے جس نے اسے رسول اللہ ﷺ تک مرفوع کیا ہو۔

اس بنا پر اہل سنت والجماعت کے نزدیک حدیثی سند کا آغاز صحابہؓ سے ہوتا ہے اور پھر تابعین، تبع تابعین اور ائمہ حدیث کے وسیع سلسلے کے ذریعے حدیثی ذخیرہ مرتب ہوتا ہے۔

امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک حدیث کی روایت اور دینی علوم کی تشریح میں ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ امامیہ منہج کے مطابق ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سنتِ نبوی ﷺ کے معتبر شارح، دینی معارف کے امین اور شریعت کے بیان میں بنیادی مرجع ہیں۔ شیخ مفیدؒ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے منصب کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ حفظِ شریعت اور احکام کے بیان میں نبی ﷺ کے قائم

[1] أحمد بن الحسين البيهقي، **مناقب الشافعي** (القاهرة: مكتبة دار التراث، د۔ت۔)، 1:442۔
[2] أحمد بن علي الخطيب البغدادي، **الكفاية في علم الرواية** (بيروت: دار الكتب العلمية، 1409ھ)، 48۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

مقام ہیں۔

إن الأئمة القائمين مقام الأنبياء في تنفيذ الأحكام وإقامة الحدود وحفظ الشرائع وتأديب الأنام معصومون كعصمة الأنبياء.[3]

ترجمہ: بے شک ائمہ، احکام کے نفاذ، حدود کے قیام، شریعتوں کی حفاظت اور لوگوں کی دینی تربیت میں انبیاء کے قائم مقام ہیں، اور وہ انبیاء کی طرح معصوم ہیں۔

سید مرتضیٰؒ اور شیخ طوسیؒ نے بھی ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات کو دینی فہم اور شرعی توضیح کے معتبر ترین ذرائع میں شمار کیا ہے۔

من عمل بخبر الواحد فإنما يعمل به إذا دل دليل على وجوب العمل به، إما من الكتاب أو السنة أو الإجماع، فلا يكون قد عمل بغير علم.[4]

ترجمہ: جو شخص خبرِ واحد پر عمل کرتا ہے، وہ اسی وقت اس پر عمل کرتا ہے جب کتاب، سنت یا اجماع سے اس پر عمل کے وجوب کی کوئی دلیل قائم ہو، اس طرح وہ بے علمی کی بنیاد پر عمل نہیں کرتا۔

اس تقابل سے واضح ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ہاں روایت کا عمومی مرکز صحابہ کرامؓ ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین روایت اور فہم سنت کے بنیادی مرجع قرار پاتے ہیں۔ یہی بنیادی فرق دونوں کے حدیثی ذخائر، رجال کے معیار اور فقہی استنباط میں نمایاں اثرات پیدا کرتا ہے۔

۲۔ عدالتِ رواۃ کا معیار

قبولِ روایت میں راوی کی عدالت اور وثاقت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک صحابہ کرامؓ کی عدالت ایک مسلمہ اصول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابی ہونے کی بنا پر ان کی روایت کو اصولی اعتبار حاصل ہے اور ہر صحابی کی عدالت پر الگ سے جرح و تعدیل کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ ابن الصلاحؒ نے صراحت کی ہے کہ صحابہؓ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔

للصحابة بأسرهم خصيصة، وهي أنه لا يُسأل عن عدالة أحد منهم، بل ذلك أمر مفروغ منه.[5]

---

3 محمد بن محمد المفيد، **أوائل المقالات في المذاهب والمختارات** (قم: المؤتمر العالمي لألفية الشيخ المفيد، 1413ھ)، 65۔

4 محمد بن الحسن الطوسي، **العدة في أصول الفقه**، تحقيق محمد مهدي نجف (قم: مؤسسة آل البيت للطباعة والنشر، د۔ت۔)، 1:44۔

5 عثمان بن عبد الرحمن ابن الصلاح، **معرفة أنواع علوم الحديث**، تحقيق نور الدين عتر (دمشق: دار الفكر؛ بيروت: دار الفكر المعاصر، 1406ھ/1986ء)، 214۔

ترجمہ: تمام صحابہؓ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ ان میں سے کسی کی عدالت کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا، بلکہ یہ امر پہلے ہی طے شدہ ہے۔

اہل سنت والجماعت کے اس اصول کی بنیاد یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے دین حاصل کیا، اسلام کے اولین مخاطب بنے، قرآن و سنت کی تبلیغ میں حصہ لیا اور دینی روایت کو اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔ البتہ یہ اصول صحابہ کرامؓ کے طبقے کے ساتھ خاص ہے؛ تابعین، تبع تابعین اور بعد کے راویوں پر جرح و تعدیل کے مفصل اصول لاگو ہوتے ہیں۔

امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں ہر راوی کی انفرادی حیثیت کو دیکھا جاتا ہے۔ محض صحابی ہونا روایت کی قبولیت کے لیے کافی نہیں سمجھا جاتا، بلکہ راوی کی وثاقت، عدالت، اعتقادی وابستگی، ضبط اور روایت کے قرائن کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ علامہ حلیؒ کے نزدیک قبولِ روایت کا مدار راوی کی وثاقت اور عدالت پر ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

فإن العلم بحال الرواة من أساس الأحكام الشرعية، وعليه تبتني القواعد السمعية، يجب على كل مجتهد معرفته وعلمه، ولا يسوغ له تركه وجهله.[6]

ترجمہ: رواۃ کے حالات کا علم شرعی احکام کی بنیادوں میں سے ہے، اور اسی پر سمعی قواعد قائم ہوتے ہیں؛ ہر مجتہد پر اس علم کی معرفت لازم ہے، اور اس کے لیے اسے ترک کرنا یا اس سے ناواقف رہنا جائز نہیں۔

اسی لیے امامیہ رجال نگاری میں ہر راوی کا الگ تعارف، اس کی ثقاہت، مذہبی رجحان اور حدیثی مقام زیرِ بحث آتا ہے۔

یہاں دونوں مناہج میں بنیادی فرق سامنے آتا ہے۔ اہل سنت والجماعت صحابہ کرامؓ کی مجموعی عدالت کو اصولی بنیاد کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ہر راوی کے بارے میں مستقل تحقیق کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس فرق نے دونوں مکاتب کے علمِ رجال، جرح و تعدیل اور حدیثی روایت کے معیار پر گہرا اثر ڈالا۔

۳۔ خبرِ واحد کی حجیت

خبرِ واحد اصولِ روایت کے اہم ترین مباحث میں سے ہے۔ اہل سنت والجماعت کے جمہور محدثین اور اصولیین کے نزدیک ثقہ راوی کی خبرِ واحد حجت ہے، بشرطیکہ سند متصل ہو، راوی عادل و ضابط ہو، روایت شذوذ اور علت سے محفوظ ہو، اور اس کے خلاف کوئی قوی دلیل موجود نہ ہو۔ امام شافعیؒ نے خبرِ واحد کی حجیت کے حق میں

[6] الحسن بن یوسف بن المطهر الحلي، **خلاصة الأقوال في معرفة الرجال**، تحقيق جواد القيومي (قم: مؤسسة النشر الإسلامي، الطبعة الأولى، 1417ھ)، 12۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

مفصل استدلال کیا اور ثقہ راوی کی متصل روایت کو شرعی حجت قرار دیا۔

ولا تقوم الحجة بخبر الخاصة حتى يجمع أموراً: منها أن يكون من حدث به ثقة في دينه، معروفاً بالصدق في حديثه.[7]

ترجمہ: خبرِ خاص، یعنی خبرِ واحد، اس وقت تک حجت نہیں بنتی جب تک اس میں چند امور جمع نہ ہوں؛ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسے روایت کرنے والا اپنے دین میں ثقہ اور اپنی حدیث میں صدق کے ساتھ معروف ہو۔

ابن قدامہؒ سمیت متعدد اہل سنت اصولیین نے بھی خبرِ واحد کو احکامِ شرعیہ کے اثبات میں معتبر دلیل تسلیم کیا ہے۔[8]

امامیہ اثنا عشریہ میں خبرِ واحد کے بارے میں موقف تاریخی ارتقاء سے گزرا ہے۔ متقدم امامیہ علماء میں بعض نے خبرِ واحد کے سلسلے میں احتیاط اختیار کی، خصوصاً سید مرتضیٰؒ کے ہاں اس باب میں سخت معیار ملتا ہے۔ بعد کے اصولیین، مثلاً شیخ طوسیؒ، علامہ حلیؒ اور سید ابو القاسم خوئیؒ نے مخصوص شرائط کے ساتھ ثقہ راوی کی خبر کو قابلِ عمل قرار دیا۔

فتحصّل أنّ التواتر الإجمالي في هذه الطوائف الأربع من الأخبار غير قابل للإنكار، ومقتضاه الالتزام بحجّية الأخص منها... فيحكم بحجّية الخبر الواجد لجميع تلك الخصوصيات.[9]

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ اخبار کی ان چاروں جماعتوں میں اجمالی تواتر کا انکار ممکن نہیں، اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ۔۔۔ ان میں سے خاص ترین صورت کی حجیت کو تسلیم کیا جائے؛ چنانچہ ان تمام خصوصیات کے حامل خبر کو حجت قرار دیا جائے گا۔

تاہم امامیہ منہج میں خبر کی قبولیت کے لیے صرف ظاہری سندی اتصال کافی نہیں، بلکہ وثوقِ صدور، مؤید قرائن، عملِ اصحاب، شہرتِ فتوائی اور موافقتِ قرآن جیسے امور کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مکاتب خبرِ واحد کو مکمل طور پر نظر انداز نہیں کرتے، مگر اس کی حجیت کی

---

[7] محمد بن إدريس الشافعي، **الرسالة**، تحقيق وشرح أحمد محمد شاكر (مصر: مصطفى البابي الحلبي وأولاده، الطبعة الأولى، 1357ھ/1938ء)، 401۔

[8] دیکھئے: عبد الله بن أحمد ابن قدامة، **روضة الناظر وجنة المناظر في أصول الفقه على مذهب الإمام أحمد بن حنبل**، تحقيق وتعليق شعبان محمد إسماعيل (بيروت: مؤسسة الريان، الطبعة الثانية، 1423ھ/2002ء)، 1:327

[9] أبو القاسم الخوئي، **مصباح الأصول**، تقرير محمد سرور الواعظ الحسيني البهسودي (قم: مكتبة الداوري، 2001ء)، 2:128۔

CC BY

حدود اور شرائط میں فرق رکھتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے ہاں خبرِ واحد کی حجیت نسبتاً وسیع دائرے میں تسلیم کی گئی ہے، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں اطمینانِ صدور اور معاون قرائن پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

۴۔ حدیثی ذخائر کی تشکیل کا منہج

دونوں مکاتب کے حدیثی ذخائر کی تشکیل بھی ان کے اصولِ روایت کی عکاسی کرتی ہے۔ اہل سنت والجماعت کا حدیثی سرمایہ صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ محدثین کے وسیع سلسلۂ روایت کے ذریعے مرتب ہوا۔ موطا امام مالک، مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داوٗد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ جیسے مجموعات اسی وسیع روایت کا نتیجہ ہیں۔ ان کتب میں مختلف صحابہؓ سے مروی روایات کو سندی اتصال، راوی کی عدالت و ضبط، شذوذ و علت اور محدثین کے نقدی اصولوں کے تحت جمع کیا گیا۔

اس کے مقابلے میں امامیہ اثنا عشریہ کا حدیثی سرمایہ زیادہ تر ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول روایات پر قائم ہے۔ الکافی، من لا یحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور الاستبصار امامیہ حدیثی روایت کی بنیادی کتب شمار ہوتی ہیں۔ ان مجموعات میں فقہی، اعتقادی، اخلاقی اور دینی مسائل سے متعلق روایات کو ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و تعلیمات کی روشنی میں مرتب کیا گیا۔

یعقوب الکلینی فرماتے ہیں:

> وقلتَ: إنك تحب أن يكون عندك كتاب كافٍ، يجمع فيه من جميع فنون علم الدين ما يكتفي به المتعلم، ويرجع إليه المسترشد.[10]
>
> ترجمہ: آپ نے کہا کہ آپ کے پاس ایک ایسی کافی کتاب ہو جو علمِ دین کے تمام فنون کو اس طرح جمع کرے کہ طالبِ علم اس سے کفایت حاصل کرے اور رہنمائی کا طالب اس کی طرف رجوع کرے۔

اس فرق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اہل سنت والجماعت کا حدیثی ذخیرہ صحابہؓ کے عمومی طبقے سے پھیلتا ہوا امت کے وسیع حدیثی سلسلے میں مرتب ہوا، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کا ذخیرہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی علمی مرکزیت کے گرد منظم ہوا۔ اسی وجہ سے دونوں مکاتب کے حدیثی مصادر، سندی سلسلے، رجال کی فہرستیں اور فقہی نتائج مختلف صورت اختیار کرتے ہیں۔

---

10 محمد بن یعقوب الکلیني، **الکافي**، تصحیح وتعلیق علي أکبر الغفاري (تهران: دار الکتب الإسلامیة، الطبعة الرابعة، 1407ھ)، 1:8۔

CC BY

Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.2 (April-June-2026)
Acceptance Date07-05-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

۵۔ جرح و تعدیل کے اصول

جرح و تعدیل حدیثی روایت کی جانچ کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ اس علم کے ذریعے راوی کی دیانت، ضبط، حافظہ، صدق، علمی مقام، روایت کی اہلیت اور قبول و رد کی حیثیت متعین کی جاتی ہے۔ اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں اس علم کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں، البتہ اس کے اطلاق اور معیار میں بعض فرق پایا جاتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے ہاں جرح و تعدیل ایک مستقل اور وسیع علم کی صورت میں ترقی پذیر ہوا۔ امام یحییٰ بن معینؒ، امام علی بن المدینیؒ، امام بخاریؒ، امام ابن ابی حاتمؒ، خطیب بغدادیؒ، ذہبیؒ اور ابن حجر عسقلانیؒ جیسے ائمہ نے راویوں کے حالات، طبقات، ضبط، عدالت، اختلاط، سماع اور روایت کے مراتب پر تفصیلی کام کیا۔ خطیب بغدادیؒ کے نزدیک روایت اسی شخص سے قبول کی جاتی ہے جس میں عدالت اور ضبط دونوں موجود ہوں۔

أجمع أهل العلم على أنه لا يقبل إلا خبر العدل.[11]

ترجمہ: اہلِ علم کا اس پر اجماع ہے کہ صرف عادل راوی کی خبر قبول کی جائے گی۔

امامیہ اثنا عشریہ میں بھی علمِ رجال کو روایت کی صحت معلوم کرنے کا بنیادی ذریعہ سمجھا گیا۔ نجاشیؒ، شیخ طوسیؒ، ابن غضائریؒ، علامہ حلیؒ اور سید خوئیؒ اس میدان کے اہم نام ہیں۔ امامیہ رجال میں راوی کی وثاقت، امام سے نسبت، اعتقادی رجحان، روایت کی نوعیت اور اصحابِ ائمہ میں اس کا مقام خاص طور پر دیکھا جاتا ہے۔

ابو القاسم الخوئی فرماتے ہیں:

فلا بد من معرفة الطريق إليهم، حيث روى مشايخنا رحمهم الله عن الثقة وغيره.[12]

ترجمہ: لہٰذا ان تک پہنچنے والے طریق کی معرفت ضروری ہے، کیونکہ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ نے ثقہ اور غیر ثقہ دونوں قسم کے راویوں سے روایت کی ہے۔

دونوں مکاتب میں مشترک نکتہ یہ ہے کہ راوی کی تحقیق کے بغیر روایت کو معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ فرق یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت صحابہ کرامؓ کو عمومی عدالت کے اصول کے تحت جرح و تعدیل سے مستثنیٰ سمجھتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ہر راوی کو تحقیق کے دائرے میں لاتے ہیں۔ یہ فرق دونوں کے رجال اور حدیثی ذخائر میں نمایاں تفاوت کا سبب بنا۔

---

11 أحمد بن علي الخطيب البغدادي، **الكفاية في علم الرواية** (بيروت: دار الكتب العلمية، 1409ھ)، 79۔

12 الحسن بن يوسف بن المطهر الحلي، **خلاصة الأقوال في معرفة الرجال**، تحقيق جواد القيومي، 1:36۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

٦۔ قبولِ روایت میں قرائن اور وثوق کا کردار

حدیث کی قبولیت میں صرف سند کا ظاہری اتصال کافی نہیں ہوتا، بلکہ بعض اوقات روایت کے ساتھ ایسے داخلی یا خارجی قرائن بھی وابستہ ہوتے ہیں جو اس کی قوت یا ضعف پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں قرائن کو کسی نہ کسی درجے میں اہمیت دیتے ہیں، البتہ ان قرائن کی نوعیت اور ترتیب مختلف ہے۔

اہل سنت محدثین متابعات، شواہد، تعددِ طرق، شہرتِ روایت، ائمہ محدثین کے تعامل، راوی کے ضبط اور سند کی قوت کو روایت کی تقویت میں مؤثر سمجھتے ہیں۔ ابن الصلاحؒ کے مطابق بعض کمزور روایات متعدد طرق اور متابعات کی بنا پر حسن کے درجے تک پہنچ سکتی ہیں۔

ابن صلاح رقمطراز ہیں:

الاعتبار والمتابعات والشواهد أمور يتداولونها في نظرهم في حال الحديث، هل تفرد به راويه أو لا؟ وهل هو معروف أو لا؟[13]

ترجمہ: اعتبار، متابعات اور شواہد ایسے امور ہیں جنہیں محدثین حدیث کی حالت پر غور کرتے وقت استعمال کرتے ہیں کہ آیا راوی اس روایت میں منفرد ہے یا نہیں؟ اور آیا یہ روایت معروف ہے یا نہیں؟

ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی روایت کی قوت، ضعف، ترجیح اور تقویت میں مختلف قرائن کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

وإن وجد متن يروى من حديث صحابي آخر يشبهه في اللفظ والمعنى أو في المعنى فقط، فهو الشاهد.[14]

ترجمہ: اگر ایسا متن مل جائے جو کسی دوسرے صحابی کی حدیث سے لفظ اور معنی میں یا صرف معنی میں مشابہ ہو تو اسے شاہد کہا جاتا ہے۔

امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں خصوصاً متاخرین نے وثوقِ صدور کو اہم معیار قرار دیا۔ سید ابو القاسم خوئیؒ کے نزدیک

---

13 ابن الصلاح، **معرفة أنواع علوم الحديث**، 38

14 أحمد بن علي ابن حجر العسقلاني، **نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر**، تحقیق نور الدین عتر (دمشق: مطبعة الصباح، الطبعة الثالثة، 1421ھ/2000ء)، 85-92۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

اصل اعتبار اس اطمینان کو حاصل ہے کہ روایت واقعۃً معصوم سے صادر ہوئی ہے۔

الاطمئنان الشخصي حجّة ببناء العقلاء، فإنه علم عادي، ولذا لا تشمله أدلة المنع عن العمل بالظن.[15]

ترجمہ: شخصی اطمینان عقلاء کی بنا پر حجت ہے، کیونکہ وہ عرفی علم ہے؛ اسی لیے ظن پر عمل کی ممانعت کے دلائل اسے شامل نہیں ہوتے۔

اسی کے ساتھ عملِ اصحاب، شہرتِ فتوائی، موافقتِ قرآن، مخالفتِ عامہ اور دیگر قرائن کو بھی روایت کی تقویت یا ترجیح میں مؤثر سمجھا گیا۔ ناصر شیرازی لکھتے ہیں:

الميزان في باب الحجّية إنّما هو الوثوق بالصدور، لا الوثوق بالراوي فقط، فكما يحصل الوثوق بالصدور بكون الراوي ثقة، كذلك يحصل بمطابقة الشهرة لمضمون الخبر.[16]

ترجمہ: حجیت کے باب میں اصل معیار روایت کے صدور پر وثوق ہے، صرف راوی پر وثوق نہیں؛ جس طرح راوی کے ثقہ ہونے سے صدور پر وثوق حاصل ہوتا ہے، اسی طرح خبر کے مضمون کے شہرت کے مطابق ہونے سے بھی وثوقِ صدور حاصل ہوتا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ہاں سندی تقویت، تعددِ طرق، متابعات اور شواہد کو زیادہ اہمیت حاصل ہے، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں وثوقِ صدور، عملِ اصحاب اور فتوائی شہرت کو نمایاں حیثیت دی جاتی ہے۔ دونوں مناہج کا مقصد روایت کے اعتبار کو مضبوط بنیاد پر قائم کرنا ہے، اگرچہ اس مقصد تک پہنچنے کے علمی راستے مختلف ہیں۔

۷۔ اصولِ روایت کے اختلافات کے علمی اثرات

اصولِ روایت میں مذکورہ اختلافات نے دونوں مکاتب کے حدیثی ذخیرے، رجال نگاری، فقہی استنباط اور اجتہادی نتائج پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ جب ایک مکتب روایت کی بنیاد صحابہ کرامؓ کے عمومی طبقے پر قائم کرتا ہے اور دوسرا ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مرجعیت کو مرکزی حیثیت دیتا ہے، تو لازمی طور پر مصادرِ روایت، سندی سلسلے اور قابلِ اعتماد راویوں کی فہرستیں بھی مختلف صورت اختیار کرتی ہیں۔

15 أبو القاسم الخوئي، **مصباح الأصول**، تقریر محمد سرور الواعظ الحسيني البهسودي (قم: مكتبة الداوري، 2001ء)، 1:279۔

16 ناصر مكارم الشيرازي، **طريق الوصول إلى مهمات علم الأصول** (قم: مدرسة الإمام علي بن أبي طالب، د۔ت۔)، 2:25۔

عدالتِ صحابہؓ کے مسئلے میں اختلاف نے علمِ رجال کے دائرۂ اطلاق کو متاثر کیا۔ اہل سنت والجماعت کے ہاں صحابہؓ کی عدالت کو مسلم ماننے کی وجہ سے جرح و تعدیل کا زیادہ اطلاق بعد کے طبقات پر ہوا، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں ہر راوی کی تحقیق نے رجال نگاری کو ایک الگ رخ دیا۔ اسی طرح خبرِ واحد کی حجیت اور وثوقِ صدور کے فرق نے فقہی استدلال میں بھی مختلف نتائج پیدا کیے۔

یہ اثرات صرف اختلاف کا باعث نہیں بنے، بلکہ اسلامی حدیثی علوم میں علمی تنوع، منہجی وسعت اور اصولی بحث کے نئے امکانات بھی پیدا ہوئے۔ دونوں مکاتب نے اپنے اپنے اصولی دائرے میں روایت کی حفاظت، معتبر حدیث کی تعیین اور دینی احکام کے صحیح استنباط کی کوشش کی۔ اس لیے ان اختلافات کو محض مناظرانہ زاویے سے نہیں بلکہ اسلامی علمی تاریخ کے تنوع اور حدیثی مناہج کے ارتقاء کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔

حاصل بحث

اصولِ روایت کے تقابلی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں حدیثِ نبوی ﷺ کی حجیت، روایت کی ضرورت، سند کی اہمیت اور راوی کی تحقیق کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس اشتراک کے باوجود دونوں مکاتب کے درمیان چند بنیادی منہجی اختلافات موجود ہیں، جن کا تعلق مرجعیتِ روایت، عدالتِ رواۃ، خبرِ واحد، حدیثی ذخائر، جرح و تعدیل اور قبولِ روایت میں قرائن کے استعمال سے ہے۔

اہل سنت والجماعت کے نزدیک صحابہ کرامؓ حدیثی روایت کے اولین اور معتبر ناقل ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سنتِ نبوی ﷺ کی تشریح اور روایت کا مرکزی مرجع سمجھتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت صحابہؓ کی عمومی عدالت کو اصولی بنیاد قرار دیتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ہر راوی کی مستقل تحقیق کو ضروری سمجھتے ہیں۔ خبرِ واحد کے باب میں دونوں مکاتب ثقہ روایت کو اہمیت دیتے ہیں، مگر اہل سنت والجماعت کے ہاں اس کی حجیت کا دائرہ نسبتاً وسیع ہے، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ وثوقِ صدور اور معاون قرائن کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

دونوں مکاتب کا بنیادی مقصد حدیثِ نبوی ﷺ کی حفاظت، صحیح روایت کی تعیین اور شریعت کے احکام تک معتبر علمی طریقے سے رسائی ہے۔ اس لیے اصولِ روایت میں پائے جانے والے اختلافات کو حدیث کی حجیت سے اختلاف نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ مختلف علمی مراجع، تاریخی تجربات اور اصولی ترجیحات کا نتیجہ قرار دینا چاہیے۔ یہی متوازن زاویۂ نظر تقابلی حدیثی مطالعے کو علمی، منصفانہ اور بامقصد بناتا ہے۔

CC BY

نتائج تحقیق

1۔ اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں حدیثِ نبوی ﷺ کو شرعی حجت تسلیم کرتے ہیں۔

2۔ دونوں مکاتب روایت کی صحت کے لیے سند اور راوی کی تحقیق کو ضروری سمجھتے ہیں۔

3۔ مرجعیتِ روایت میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے؛ اہل سنت والجماعت صحابہ کرامؓ کو روایت کا بنیادی واسطہ سمجھتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مرکزی مرجعیت دیتے ہیں۔

4۔ عدالتِ صحابہؓ کے باب میں دونوں مکاتب کے اصول مختلف ہیں۔

5۔ اہل سنت والجماعت صحابہؓ کی عمومی عدالت کو مسلم مانتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ہر راوی کی انفرادی تحقیق پر زور دیتے ہیں۔

6۔ خبرِ واحد دونوں مکاتب میں اہم ہے، لیکن اس کی حجیت کی شرائط اور حدود میں فرق موجود ہے۔

7۔ اہل سنت والجماعت کے ہاں متصل سند، عدالت، ضبط، شذوذ و علت سے سلامتی بنیادی معیار ہیں۔

8۔ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں وثوقِ صدور، عملِ اصحاب، شہرتِ فتوائی اور موافقتِ قرآن جیسے قرائن کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔

9۔ دونوں مکاتب کے حدیثی ذخائر ان کے اصولی مراجع کے مطابق مختلف صورت میں مرتب ہوئے۔

10۔ جرح و تعدیل دونوں مکاتب میں روایت کی جانچ کا اہم ذریعہ ہے، اگرچہ اس کے اطلاق اور معیار میں فرق ہے۔

11۔ اصولِ روایت کے اختلافات نے علمِ رجال، فقہی استنباط اور حدیثی ذخائر پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

12۔ ان اختلافات کو مناظرانہ نہیں بلکہ علمی، تاریخی اور اصولی تناظر میں سمجھنا زیادہ مناسب ہے۔

سفارشات

1. اصولِ روایت کے تقابلی مطالعے کو اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ کے علاوہ دیگر اسلامی مکاتبِ فکر تک بھی توسیع دی جائے، تاکہ اسلامی روایتی مناہج کا زیادہ جامع تقابلی جائزہ سامنے آسکے۔
2. اصولِ روایت میں پائے جانے والے منہجی اختلافات کے فقہی، اصولی اور حدیثی اثرات پر مزید تفصیلی اور تخصصی تحقیقات کی جائیں، تاکہ ان اختلافات کے عملی نتائج کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔
3. دونوں مکاتب کے متقدم اور متاخر علماء کے اصولِ روایت میں ارتقائی رجحانات کا تاریخی و تقابلی مطالعہ کیا جائے، تاکہ ان مناہج کی تدریجی تشکیل اور تطور کو واضح کیا جاسکے۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

4. علمِ رجال، جرح و تعدیل اور روایت کے تحقیقی مطالعے میں جدید علمی مناہج اور ڈیجیٹل تحقیقاتی وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے مزید معروضی اور جامع تحقیقات کو فروغ دیا جائے۔
5. تقابلی حدیثی مطالعات میں اختلافی مباحث کو مناظرانہ اسلوب کے بجائے علمی، تنقیدی اور معروضی منہج کے مطابق پیش کرنے کی روایت کو مزید مستحکم کیا جائے۔
6. اصولِ روایت کے مشترک اور مختلف پہلوؤں پر بین المذاہب علمی تعاون اور مشترکہ تحقیقی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جائے، تاکہ حدیثی مطالعات میں علمی مکالمے اور باہمی فہم کو فروغ مل سکے۔

References

1. Al-Bayhaqi, A. ibn al-Husayn. (n.d.). *Manaqib al-Shafi'i*. Maktabat Dar al-Turath.
2. Al-Khatib al-Baghdadi, A. ibn 'Ali. (1409 AH). *Al-Kifayah fi 'Ilm al-Riwayah*. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah.
3. Al-Mufid, M. ibn Muhammad. (1413 AH). *Awa'il al-Maqalat fi al-Madhahib wa al-Mukhtarat*. World Congress for the Millennium of Shaykh al-Mufid.
4. Al-Tusi, M. ibn al-Hasan. (n.d.). *Al-'Uddah fi Usul al-Fiqh* (M. M. Najaf, Ed.). Mu'assasat Al al-Bayt for Printing and Publishing.
5. Ibn al-Salah, U. ibn 'Abd al-Rahman. (1406 AH/1986 CE). *Ma'rifat Anwa' 'Ulum al-Hadith* (N. al-Din 'Itr, Ed.). Dar al-Fikr; Dar al-Fikr al-Mu'asir.
6. Al-Hilli, A. ibn Yusuf ibn al-Mutahhar. (1417 AH). *Khulasat al-Aqwal fi Ma'rifat al-Rijal* (J. al-Qayyumi, Ed.). Mu'assasat al-Nashr al-Islami.
7. Al-Shafi'i, M. ibn Idris. (1357 AH/1938 CE). *Al-Risalah* (A. M. Shakir, Ed. & Annotator). Mustafa al-Babi al-Halabi wa Awladuh.
8. Ibn Qudamah, A. ibn Ahmad. (1423 AH/2002 CE). *Rawdat al-Nazir wa Jannat al-Manazir fi Usul al-Fiqh 'ala Madhhab al-Imam Ahmad ibn Hanbal* (2nd ed., S. M. Isma'il, Ed. & Annotator). Mu'assasat al-Rayyan.
9. Al-Khoei, A. al-Qasim. (2001). *Misbah al-Usul* (M. S. al-Wa'iz al-Husayni al-Bahsudi, Comp.). Maktabat al-Dawari.
10. Al-Kulayni, M. ibn Ya'qub. (1407 AH). *Al-Kafi* (4th ed., A. A. al-Ghaffari, Ed.). Dar al-Kutub al-Islamiyyah.
11. Al-Khatib al-Baghdadi, A. ibn 'Ali. (1409 AH). *Al-Kifayah fi 'Ilm al-Riwayah*. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah.
12. Al-Hilli, A. ibn Yusuf ibn al-Mutahhar. (1417 AH). *Khulasat al-Aqwal fi Ma'rifat al-Rijal* (J. al-Qayyumi, Ed.). Mu'assasat al-Nashr al-Islami.

CC BY

13. Al-Khoei, A. al-Qasim. (n.d.). *Mu'jam Rijal al-Hadith*. Mu'assasat al-Imam al-Khoei.
14. Ibn Hajar al-'Asqalani, A. ibn 'Ali. (1421 AH/2000 CE). *Nuzhat al-Nazar fi Tawdih Nukhbat al-Fikar fi Mustalah Ahl al-Athar* (3rd ed., N. al-Din 'Itr, Ed.). Matba'at al-Sabah.
15. Al-Khoei, A. al-Qasim. (2001). *Misbah al-Usul* (M. S. al-Wa'iz al-Husayni al-Bahsudi, Comp.). Maktabat al-Dawari.
16. Makarim al-Shirazi, N. (n.d.). *Tariq al-Wusul ila Muhimmat 'Ilm al-Usul*. Madrasat al-Imam 'Ali ibn Abi Talib.